www.alkalam.pk

جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر
مفتی سے معلوم کرلیں۔۔ (ابوزبیر)

لیلۃ القدر
اور
اسکے تقاضے

تالیف
مفتی محمد صاحب

پیشکش: ابوزبیر
[inbox0313@yahoo.com]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لیلۃ القدر

ماہِ مقدس کی راتوں میں سے ایک رات لیلۃ القدر کہلاتی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر رب ذوالجلال کی طرف سے ہونے والی خصوصی عنایات میں سے ایک عظیم عنایت و رحمت ہے، قرآن مجید میں اس رات کو ہزار مہینوں سے افضل قرار دیا گیا، ہزار مہینوں کے تراسی برس چار ماہ بنتے ہیں، جس خوش نصیب نے اس رات کو عبادت میں گزار دیا اس نے گویا تراسی برس چار ماہ سے زیادہ زمانہ عبادت میں گزارا۔ پہلی اُمتوں کی عُمریں سینکڑوں سال ہوتی تھیں، اگر کوئی اعمال صالحہ میں ان کی برابری کرنا بھی چاہے تو یہ اس کے لئے ممکن نہ تھا، مگر رب کائنات نے خیرالامم کو یہ مقدس شب ''شب قدر'' مرحمت فرما کر اُمم سابقہ کے ساتھ عبادت میں برابری بلکہ آگے بڑھ جانے کا سامان پیدا فرما دیا، اگر کسی خوش بخت کو زندگی بھر میں صرف دس راتیں ہی عبادت میں گزارنے کی توفیق نصیب ہو جائے تو گویا آٹھ سو تینتیس (۸۳۳) برس چار ماہ سے بھی زیادہ زمانہ کامل عبادت میں گزارنے کا ثواب حاصل ہو جائے۔ کیا کوئی ٹھکانہ ہے اس رحمت کا؟ پھر بھی اگر ہم اس رات کی اس عظیم فضیلت کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں اور مہینہ بھر غفلت میں گزار دیں تو کسی کا کیا نقصان ہے؟ اپنی ہی بدنصیبی و محرومی ہے۔ سال بھر دُنیوی منافع کے حصول میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی تگ و دو میں لگے رہتے ہیں، اگر یہ ایک ماہ دُنیوی جھمیلوں سے یکسو ہو کر اپنے رب کریم کو راضی کرنے اور اس کی عبادت میں گزار دیں تو کیا قیامت آ جائے گی؟ معمولی سی مشقت اور اجر و ثواب کا اتنا بڑا ذخیرہ۔

گناہوں کی معافی:

شب قدر کی اہمیت کے لئے قرآن کریم میں بیان کردہ مذکورہ فضیلت ہی کافی تھی، مگر رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو اس کی قدر و منزلت بتانے کے لئے متعدد ارشادات فرمائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کے لئے) کھڑا ہو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔‘‘ (بخاری)

تنبیہ:

حدیثِ بالا اور اس جیسی احادیث جن میں کسی عمل صالح سے گناہوں کی معافی کا ذکر آتا ہے، ان میں گناہوں سے مراد صغیرہ گناہ ہوتے ہیں، اس لئے کہ قرآن کریم میں کبیرہ گناہوں کی معافی کو توبہ کے ساتھ مقید کیا ہے، اس لئے علماء کا اجماع ہے کہ کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ اس لئے لیلۃ القدر کی عبادت ہو یا اور کوئی نیک عمل، اس کے فضائل پڑھ سن کر بے دریغ گناہ کرتے جانا اور معافی کی اُمید رکھنا جہالت ہے، کبیرہ گناہوں سے توبہ کا اہتمام لازم ہے، توبہ کے باوجود اس لغزش وخطا کے پتلے سے صغائر کا صدور ہوتا ہی رہتا ہے، شب قدر کی عبادات اور دوسرے اعمال صالحہ سے ان صغائر کی معافی بھی بہت بڑا انعام ہے۔

’’نزاع واختلاف‘‘ تعیین لیلۃ القدر کے اُٹھ جانے کا سبب:

حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تاکہ ہمیں لیلۃ القدر کے بارے میں خبر دیں مگر دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس لئے آیا تھا تاکہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں، مگر فلاں فلاں شخصوں میں جھگڑا ہو رہا تھا، جس کی وجہ سے اس کی تعیین اُٹھالی گئی، کیا بعید ہے کہ یہ اُٹھالینا اللہ تعالیٰ کے علم میں بہتر ہو، اب اس رات کو نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔ (بخاری)

دوسری روایات کے پیش نظر یہ تین راتیں آخری عشرہ کی ہیں۔ اگر آخری عشرہ اول سے شمار

کیا جائے تو ۲۹ ، ۲۷ اور ۲۵ بنتی ہیں اور آخر سے شمار کیا جائے اور چاند ۲۹ کا ہو تو ۲۱ ، ۲۳ اور ۲۵ بنتی ہیں اور ۳۰ کے چاند کی صورت میں ۲۲ ، ۲۴ اور ۲۶ بنتی ہیں۔

آپس کا اختلاف اور بغض وعناد اس قدر بُری چیز ہے کہ اس کی وجہ سے شب قدر کی تعین ہمیشہ کے لئے اُٹھالی گئی، اختلاف ونزاع ہمیشہ برکات سے محرومی کا سبب ہوتا ہے۔ (شرح مسلم : ۱/ ۳۷۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام مسلمانوں کی آبروریزی کو بدترین وخبیث ترین سود قرار دیا ہے۔ وہ لوگ جو ہر وقت دوسروں کا وقار گھٹانے کی فکر میں رہتے ہیں اور دوسرے کے حق میں اتہام والزام تک کا بے دریغ ارتکاب کرتے رہتے ہیں، ذرا چند لمحوں کے لئے تنہائی میں بیٹھ کر اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کی روشنی میں غور کریں کہ وہ اپنے وقار کو کس قدر صدمہ پہنچا رہے ہیں اور اپنی ان ناپاک اور کمینہ حرکتوں سے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کتنے ذلیل ہو رہے ہیں؟

لیلۃ القدر اور آخری عشرہ:

اگر چہ لیلۃ القدر کی حتمی تعیین کا علم اُٹھالیا گیا، مگر احتمال کے درجہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری عشرہ کی طاق راتیں عبادت میں گزارنے کا حکم دیا ہے۔ (بخاری ، حدیث نمبر : ۲۲۵)

جمہور علماء کے نزدیک رمضان خواہ ۲۹ کا ہو یا ۳۰ کا آخری عشرہ اکیسویں رات سے شروع ہوتا ہے، اس حساب سے حدیث بالا کے مطابق شب قدر کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے ۲۱ ، ۲۳ ، ۲۵ ، ۲۷ ، ۲۹ کی رات کو عبادت کا خوب اہتمام کرنا چاہئے۔ جبکہ بعض علماء کے نزدیک اگر رمضان ۲۹ کا ہو تو آخری عشرہ بیسویں شب سے شروع ہوگا، اس حساب سے طاق راتیں، ۲۰، ۲۲، ۲۴، ۲۶، ۲۸ ہوں گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ القدر ہی کی فضیلت پانے کے لئے رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ (مسلم : ۱/ ۳۷۰)

آپ کا یہ اعتکاف بالاتفاق اکیسویں شب سے شروع ہوتا تھا، اس لئے بھی جمہور کا قول زیادہ راجح ہے۔ تاہم دونوں اقوال پر لیلۃ القدر کا حصول جب ہی ممکن ہے کہ بیسیویں شب سے لے کر عید کی رات تک ہر رات میں عبادت کا اہتمام کیا جائے، تراسی سال چار ماہ سے زیادہ زمانہ کی عبادت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے دس گیارہ راتیں عبادت کرنا کوئی ایسی مشکل چیز نہیں ۔

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال
صد سال میتواں بہ تمنا گریستن

لیلۃ القدر کا علم مرتفع ہونے کی مصلحتیں:

لیلۃ القدر کوئی معین رات نہیں، بعض کا قول ہے کہ پورے سال میں کوئی رات ہے، بعض کا قول ہے کہ پورے رمضان میں کوئی رات ہے، بعض نے کہا کہ آخری عشرے میں، پھر اس کی بھی طاق راتوں میں زیادہ احتمال ہے جس کی تائید حدیث بالا سے بھی ہوتی ہے۔

لیلۃ القدر کا علم مرتفع ہونے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا بعید ہے کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہو۔'' اس کی پوری مصلحتیں تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہیں، تاہم علماء کرام نے چند مصلحتیں تحریر فرمائی ہیں:

۱۔ غفلت سے بچانا:

اگر معلوم ہو جاتا کہ فلاں رات لیلۃ القدر ہے تو اس رات میں تو عبادت کرتے اور دوسری راتوں میں سوتے رہتے، علم نہ ہونے کی صورت میں ہر رات کے بارے میں امکان ہے کہ یہی

لیلۃ القدر ہو،اس لئے ہوشیار رہو، ہر وقت ہوشیار رہو۔

۲۔ سخت عذاب سے بچانا:

اگر پتا چل جاتا کہ فلاں رات ہے تو بہت سے لوگ اس میں بھی گناہ نہ چھوڑتے ،اورنہیں تو کم ازکم ڈاڑھی تو منڈا ہی لیتے یا کٹوا لیتے۔شرعی پردہ سے بغاوت،غیبت کرنا، ٹخنے ڈھانکنا وغیرہ، بےشمار گناہ جنھیں آج کا مسلمان گناہ ہی نہیں سمجھتا،سب کچھ کرتا رہتا،لیلۃ القدر جیسی مقدس رات میں بھی اللہ تعالیٰ کی بغاوتوں اور نافرمانیوں سے باز نہ آتا تو اس پر عذاب بہت سخت ہوتا،اس لئے یہ بھی اللہ کی رحمت ہے کہ لیلۃ القدر کا علم واپس لے کر بندوں کو سخت عذاب سے بچالیا۔

۳۔ افسردگی سے بچانا:

اگر کسی شخص سے وہ رات کسی عذر سے یا اتفاقاً چھوٹ جاتی تو افسردگی کی وجہ سے آیندہ راتوں میں سے کسی رات بھی عبادت نصیب نہ ہوتی،تعین نہ ہونے کی وجہ سے کئی راتوں کی عبادت نصیب ہو جاتی ہے۔

٤۔ زیادہ اجر دینا:

جتنی راتیں لیلۃ القدر کی طلب میں خرچ ہوتی ہیں ان کا مستقل ثواب علیحدہ ملے گا۔

چند غلط فھمیوں کا ازالہ

گناہوں سے اجتناب نہ کرنا:

بہت سے لوگ خاص مواقع پر عبادت کا خوب اہتمام کرتے ہیں،مگر گناہوں سے بچنے بچانے کا اہتمام نہیں کرتے ، بلکہ آج کل کے مسلمان نے بہت سے کبائر کو گناہوں کی فہرست ہی سے نکال دیا ہے،مثلاً:

(۱) مردوں کا ڈاڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم کرنا۔

(۲) عورتوں کا غیر محارم قریبی رشتہ داروں دیور، جیٹھ، چچازاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد، خالہ زاد، نندوئی، بہنوئی وغیرہ سے پردہ نہ کرنا۔

(۳) ٹی وی، وی سی آر دیکھنا۔

(٤) گانا باجا سننا۔

(٥) بلاضرورت تصویر کھنچوانا، دیکھنا، رکھنا۔

(٦) بینک، انشورنس وغیرہ حرام ذرائع آمدن اختیار کرنا اور ایسے لوگوں کے ہاں دعوتیں کھانا اور تحائف قبول کرنا۔

(٧) مردوں کا ٹخنے ڈھانکنا۔

(٨) غیبت کرنا، سننا۔

جب تک ان کبائر سے بچنے بچانے کا اہتمام نہ کیا جائے نفل عبادت خواہ کتنی زیادہ کی جائے، نجات کے لئے کافی نہیں، اگر گناہوں سے بچنے بچانے کا اہتمام ہو اور زیادہ نفل عبادت کرنے کا موقع نہ بھی ملے، فرائض وواجبات پر عمل کرلیا جائے تو ان شاء اللہ نجات ہو جائے گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ اتق المحارم، تكن أعبد الناس ﴾

یعنی اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ افعال واعمال سے بچو، سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے۔

قرآن کریم میں ہے:

﴿ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴾

یعنی اللہ تعالیٰ گناہوں سے بچنے والوں کے اعمال ہی قبول فرماتے ہیں۔

بعض معاصی سے اعمال صالحہ ضائع ہوجاتے ہیں بلکہ بعض اوقات کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

اس لئے جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس شخص کے لئے تباہی و بربادی کی بدُدعا فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر آمین کہا، جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا، پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی۔

جو شخص ایسے مبارک لمحات میں بھی گناہوں میں مست ہو وہ تباہی و بربادی ہی کا مستحق ہے۔ اس کی مغفرت کے لئے اس خیر و برکت والے مقدس مہینے سے زیادہ مقدس اور کون سا وقت ہوگا؟

نفل عبادت کرنے میں غلطیاں:

(۱) بعض لوگ پوری رات نفل نماز پڑھنے ہی کو ضروری سمجھتے ہیں، اور بعض تو اس سے بڑھ کر بعض مخصوص سورتوں کے ساتھ خاص انداز سے نماز پڑھنا ضروری خیال کرتے ہیں، اس رات میں کسی خاص قسم کی عبادت کی تعیین نہیں، نفل نماز پڑھیں، تلاوت کریں، درود شریف پڑھیں، ذکر اللہ کریں، دُعاء مانگیں یا قلب کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرکے اس کے احسانات، انعامات، عظمت شان کو سوچ سوچ کر اس کی محبت دلوں میں اُتارنے اور بڑھانے کی کوشش کریں۔ یہ سب عبادت میں داخل ہے۔

(۲) عموماً لوگ نفل پڑھنے کے لئے مساجد میں جانے کا اہتمام کرتے ہیں، جبکہ ہر قسم کی نفل عبادت کا ثواب مسجد کی بجائے گھر میں زیادہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبریں مت بناؤ۔'' (بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ جیسے قبرستان میں خاموشی ہوتی ہے، اس طرح گھروں کو ویران نہ بناؤ، بلکہ ذکر و عبادت سے آباد رکھا کرو۔ اس لئے گھر کی خواتین کو بھی عبادت کی ترغیب دے کر عبادت کا

ماحول بنانا چاہئے اور مردوں کو نفل عبادت مسجد کی بجائے گھر میں کرنی چاہئے۔

(۳) بعض جگہوں میں مساجد میں جمع ہو کر نوافل کی جماعت کرتے ہیں، نفل کی جماعت بہت بڑی بدعت اور گناہ ہے۔

" ولا يصلى الوتر ولا التطوع بجماعة خارج رمضان، أي يكره ذلك على سبيل التداعى ." (الدرالمختار : ۴۸/۲)

(٤) بہت سے لوگ طبیعت پر جبر کر کے چائے پی پی کر، لونگ چبا چبا کر جاگنے کی تدبیریں کرتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بعض لوگوں کی فجر کی نماز قضاء ہو جاتی ہے یا جماعت چھوٹ جاتی ہے یا نماز میں اونگھتے رہتے ہیں۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے کہ نفل کی خاطر فرض یا واجب کو چھوڑ دیا جائے یا اس میں کوتاہی ہو۔ عبادت وہی مقصود و قابل قبول ہے جو رغبت و شوق سے ہو۔ انشراح صدر سے جتنی دیر عبادت کر سکیں کریں، جب تھکاوٹ ہو جائے یا نیند کا غلبہ ہو اور دلجمعی نہ رہے جس سے زبان سے کچھ کا کچھ نکلنے کا اندیشہ ہو تو سو جائیں، خصوصًا فجر کی نماز یا جماعت میں ہرگز کوتاہی نہ کریں۔

اصل چیز یہ ہے کہ دل میں اللہ کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کریں، محبت پیدا ہو جائے تو ایک نہیں، ہزاروں راتیں عبادت میں گزاری جاسکتی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لئے کسی عالم باعمل شیخ کامل کی صحبت اختیار کر کے ان سے اصلاحی تعلق قائم کرنا ضروری ہے۔

واللہ الموفق وھو المعین.

اختتام

arranged by:

Abu Zubair [inbox0313@yahoo.com]